بجٹ تقریر 20-2019

جناب حماد اظہر
وزیرمملکت برائے مالیات

قومی اسمبلی 11 جون 2019ء
☆☆☆

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
☆☆☆☆

حصہ اول

جناب اسپیکر!

1- میں جمہوری حکومت کا پہلا سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے اللہ رحمان و رحیم کا شکر گزار ہوں۔ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں ایک نئے سفرکا آغاز ہوا ہے۔تحریکِ انصاف نئی سوچ، نئی کمٹمنٹ اور ایک نیا پاکستان لائی ہے۔

2- 22 سال کی جدوجہد اور پاکستان کے لوگوں کی مرضی آج ہمیں یہاں لائی ہے۔ اب وقت

ہے لوگوں کی زندگی بدلنے کا، عوامی عہدوں سے کرپشن ختم کرنے کا، اداروں میں میرٹ لانے کا، معیشت کو مضبوط کرنے کا۔ اور جو لوگ بھلا دیئے گئے، اُن پیچھے رہ جانے والوں کو آگے لانے کا وقت ہے۔

-3 1947 میں ہمارے بڑوں نے اقبال کے خواب کو حقیقت دی اور پاکستان بنایا۔ 1973 میں ہم پھر ایک ساتھ مل گئے اور اس ملک کا آئین بنا۔ اب ہم سب اس ملک اور اس کے آئین کے محافظ ہیں۔

ہماری معاشی وراثت

جناب سپیکر!

-4 آیئے اس حکومت کے منتخب ہونے کے وقت پائی جانے والی معاشی صورتحال کو یاد کریں تاکہ پتہ چلے کہ اگر ہم ایک مشکل وقت میں کھڑے ہیں تو آخر یہ کیوں ہوا؟ یہ ایک مالی بحران کے دہانے پر کھڑی ہوئی معیشت تھی۔ مجھے کچھ حقائق بتانے کی اجازت دیجئے:

(1) پاکستان کا مجموعی قرضہ اور ادائیگیاں تقریباً 31,000 ارب روپے تھیں۔

(2) ان میں سے قریباً 97 ارب ڈالر بیرونی قرضہ جات اور ادائیگیاں تھیں۔بہت سے کمرشل قرضے زیادہ سود پر لئے گئے تھے۔

(3) گذشتہ دو سال کے دوران اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے Reserves 18 ارب ڈالر سے گرتے گرتے 10ارب ڈالرسے بھی کم رہ گئے تھے۔

(4) عالمی سطح پر پاکستان کے جاری کھاتوں کا خسارہ (Current Account Deficit) تاریخ کی بلند ترین سطح پر 20 ارب ڈالر جبکہ تجارتی خسارہ 32 ارب ڈالر تک پہنچ گیا تھا۔

(5) پانچ سال میں Exports میں کوئی اضافہ نہیں ہوا یعنی اضافے کی شرح صفر تھی۔

(6) حکومت کے محصولات اور اخراجات کا فرق یعنی مالیاتی خسارہ 2,260 ارب روپے کی خطرناک حد تک پہنچ گیا تھا۔اتنا بڑا خسارہ الیکشن کے سال میں مالیاتی بدنظمی کی وجہ سے ہوا۔

(7) بجلی کے نظام کا گردشی قرضہ 1200 ارب روپے تک پہنچ گیا تھا اور 38 ارب روپے ماہانہ کی شرح سے بڑھ رہا تھا ۔

(8) سرکاری اداروں کی کارکردگی 1300 ارب روپے کے مجموعی خسارے سے ظاہر تھی۔

(9) پاکستانی روپے کی قدر بلند رکھنے کیلئے اربوں ڈالر جھونک دیئے گئے۔ اس مہنگی حکمتِ عملی سے exports کو نقصان پہنچا، imports کو سبسڈی ملی اور معیشت کا نقصان ہوا۔ ایسے زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا تھا اور یوں دسمبر 2017ء میں روپیہ گرنے لگا۔

(10) ترقی کا زور ٹوٹ رہا تھا۔

(11) چیزوں کی قیمتوں پر دباؤ بڑھ رہا تھااورافراطِ زر یعنی Inflation 6 فیصد کو چھو رہی تھی۔

ہماری حکومت کی حکمتِ عملی

جناب سپیکر!

5- حکومتِ وقت کی ذمہ داری تھی کہ وہ مناسب اقدامات سے صورتحال کو قابو میں لاتی۔ ہم نے فوری خطرات سے نمٹنے اور معاشی استحکام کے لئے اقدامات کئے جن میں سے چند یہاں پیش ہیں:

(1) Import ڈیوٹی میں اضافے سے جولائی۔اپریل کے دوران Imports 49 ارب ڈالر سے کم ہو کر 45 ارب ہو گئیں اور تجارتی خسارہ 4 ارب ڈالر کم ہوا۔

(2) وزیر اعظم کے سمندر پار پاکستانیوں کو اعتماد دلانے سے Remittances میں 2 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔

(3) 38ارب روپے ماہانہ کے حساب سے بڑھنے والے بجلی کے گردشی قرضے میں 12 ارب روپے ماہانہ کی کمی کر کے اسے 26ارب روپے ماہانہ پر لایا گیا۔

(4) چین، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے 9.2 ارب ڈالر کی امداد ملی۔ میں اس امداد پر دوست ممالک کا شکر گزار ہوں۔

(5) Exports میں اضافہ لانے کیلئے حکومت نے یہ اقدامات کئے:

☆ صنعتی اور برآمدی شعبے کو رعایتی نرخوں پر بجلی اور گیس کی فراہمی۔

☆ کم سود پر قرضوں کی فراہمی۔

☆ خام مال پر عائد Import Duty میں کمی کے ذریعے مجموعی طور پر 10 ارب ڈالر کی رعایت۔

☆ Export Sector کے لئے وزیرِ اعظم کے پروگرام میں تین سال تک توسیع۔

☆ چین سے 313 اشیا کی ڈیوٹی فری Export کا معاہدہ۔

ان اقدامات کی بدولت موجودہ سال میں برآمدات کے حجم میں اضافہ ہوا ہے۔ نِٹ وئر کی برآمد کے حجم میں 16فیصد ، بیڈ وئر میں 10 فیصد، ریڈی میڈ گارمنٹس میں 29 فیصد، پھلوں اور سبزیوں میں بالترتیب 11 فیصداور 18 فیصد جبکہ باسمتی چاول کی مقدار میں 22 فیصد اضافہ ہوا۔

(6) IMF سے 6 ارب ڈالر کے پروگرام کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ IMF کے بورڈ کی

منظوری کے بعد اس معاہدے پرعملدرآمد شروع ہو جائے گا جس کے یہ فوائد ہوں گے۔

☆ اس پروگرام میں ہونے کی وجہ سے ہمیں انتہائی کم سود پر 2سے 3ارب ڈالر کی اضافی عالمی امداد بھی میسر آئے گی۔

☆ مالیاتی نظم و ضبط اور بنیادی اصلاحات کیلئے حکومت کی سنجیدگی نظر آئے گی جس سے عالمی سرمائے کا اعتماد حاصل ہو گا۔

☆ معیشت کو استحکام حاصل ہو گا اور پائیدار ترقی کی راہ ہموار ہو گی۔

7) سعودی عرب سے فوری ادائیگی کے بغیر 3.2 ارب ڈالر سالانہ کا تیل Import کرنے کی سہولت حاصل کی گئی تا کہ عالمی کرنسی کے ذخائر پر دباؤ کم ہو۔اس کے علاوہ حکومت نے اسلامی ترقیاتی بنک سے 1.1ارب ڈالر کی فوری ادائیگی کے بغیر تیل Import کرنے کی سہولت چالو کر دی ہے۔

6۔ ان اقدامات کی بدولت اس سال کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں 7 ارب ڈالر کی کمی آئے گی جبکہ آئندہ سال مزید 6.5 ارب ڈالر کی کمی آئے گی۔

7۔ بیرونی استحکام کے علاوہ حکومت نے بعض دیگر اقدامات بھی کئے ۔ میں ان میں سے چند اقدامات پر روشنی ڈالوں گا۔

1) Asset Declaration Scheme پرعمل جاری ہے جس سے ٹیکس کا دائرہ وسیع ہو گا اور بے نامی اور غیر رجسٹر شدہ اثاثے معیشت میں شامل ہوں گے۔

2) 95 ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کیلئے فنڈز جاری کئے گئے۔

3) احتساب کے نظام، اداروں کے استحکام اور طرزِ حکمرانی بہتر بنانے کیلئے خصوصی

اقدامات کئے گئے جن کا ذکر کرنا چاہوں گا:

☆ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کو مزید خود مختاری دی گئی ہے ۔ افراطِ زر کو مانیٹری پالیسی کے ذریعے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔

☆ ٹیکس پالیسی کو ٹیکس انتظامیہ سے الگ کیا گیا ہے تا کہ دونوں کام بہتر طور پر ہوسکیں۔

☆ ایک Treasury Single Account بنایا گیا ہے اوراب حکومت کی رقم کمرشل بنک اکاؤنٹ میں رکھنا منع ہے۔

4) پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ کا اجراء کیا گیا تا کہ سمندر پار پاکستانی 6.75 فیصد کے منافع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے وطن میں سرمایہ کاری کرسکیں۔

5) FBR نے سرمائے کی کمی دور کرنے کیلئے پچھلے سال کے 54 ارب روپے کے مقابلے میں 145 ارب روپے کے Refund جاری کئے۔

6) پیچھے رہ جانے والوں کو امداد اورسہولت دینے کیلئے اقدامات۔

7) Clean and Green Pakistan اور Billion Tree Tsunami

8) سابقہ فاٹا کو قومی دھارے میں لانے کیلئے خیبر پختونخوا کا حصہ بنانے پر خصوصی توجہ

بجٹ 2019-20

جناب سپیکر!

-8 اب میں سال 2019-20ء کے بجٹ کا تذکرہ کروں گا۔یقیناً بجٹ بناتے وقت حکومت کا بنیادی مقصد عوام کی فلاح اور خوشحالی ہے۔ اس بجٹ کی تیاری کے دوران ہم نے جن رہنما اصولوں کو مدنظر رکھا ہے وہ یہ ہیں:

1- بیرونی خسارے میں کمی:

Imports میں کمی جاری رکھتے ہوئے اور Exports میں اضافے کے ذریعے بیرونی خسارے کو کم کیا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ رواں مالی سال کے 13 ارب ڈالر سے کم کر کے سال 2019-20ء میں 6.5 ارب ڈالر تک محدود کیا جائے۔Exports میں اضافے کیلئے حکومت:

☆ خام مال اور intermediate goods کے ڈیوٹی structure کے حوالے سے سپورٹ کرے گی۔

☆ ٹیکس Refund کا نظام بہتر بنائے گی۔

☆ مقابلے کی سستی بجلی اور گیس فراہم کرے گی۔

☆ Free Trade Agreements کو دوبارہ دیکھا جائے گا اور پاکستان کو بین الاقوامی value chain کا حصہ بنایا جائے گا۔

2- مالیاتی خسارے میں کمی:

FBRکے Revenue کیلئے 5,500ارب روپے کا challenging ہدف رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اخراجات میں کمی پر خصوصی توجہ دی جائے گی تا کہ بنیادی خسارہ 0.6 فیصد تک رہ جائے۔سول اور عسکری حکام نے اپنے اخراجات میں مثالی کمی کا اعلان کیا ہے۔

3۔ٹیکس وصولیوں میں اضافہ

بجٹ 2019-20ء میں ہماری بنیادی اصلاح ٹیکس میں اضافہ ہوگا۔ پاکستان میں Tax to GDP کی شرح 11 فیصد سے بھی کم ہے جو علاقے میں سب سے کم ہے۔ صرف 20 لاکھ لوگ انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرتے ہیں جن میں سے 6 لاکھ ملازمین ہیں۔ صرف 380 کمپنیاں کل ٹیکس کا 80 فیصد سے بھی زیادہ ادا کرتی ہیں۔ کل 3 لاکھ 39 ہزار بجلی اور گیس کے کنکشن ہیں جبکہ صرف چالیس ہزار سیلز

ٹیکس میں رجسٹر ہیں۔ اسی طرح کل 31 لاکھ کمرشل صارفین میں سے صرف 14 لاکھ ٹیکس دیتے ہیں۔ بینکوں کے مجموعی طور پر تقریباً 5 کروڑ Account ہیں جن میں سے صرف 10 فیصد ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ایس ای سی پی (SECP) میں رجسٹر 1 لاکھ کمپنیوں میں سے صرف 50 فیصد ٹیکس دیتی ہیں۔ بہت سے پیسے والے لوگ ٹیکس میں حصہ نہیں ڈالتے۔ نئے پاکستان میں اس سوچ کو بدلنا ہوگا۔

جب تک ہم اپنا ٹیکس کا نظام بہتر نہیں کریں گے پاکستان ترقی نہیں کرسکتا۔تاریخی طور پر ہم نے صحت، تعلیم، پینے کے پانی، شہری سہولیات اور لوگوں سے متعلق کسی بھی چیز پر مطلوبہ اخراجات نہیں کئے۔ اب ہم اس مقام پر آ چکے ہیں جہاں ہمیں قرضوں اور تنخواہوں کی ادائیگی کیلئے بھی قرض لینا پڑتا ہے۔ اس صورتحال کو بدلنا ہو گا۔

4۔ کفایت شعاری:

سول اور عسکری بجٹ میں کفایت شعاری کے ذریعے بچت کی جائے گی۔ اس کے نتیجے میں سول حکومت کے اخراجات 460 ارب روپے سے کم کر کے 437 ارب روپے کئے جا رہے ہیں جو کہ 5 فیصد کی کمی ہے۔عسکری بجٹ موجودہ سال کی سطح یعنی 1150ارب روپے پر مستحکم رہے گا۔بچت کے ان مشکل فیصلوں کے لئے میں وزیراعظم عمران خان کے تدبر اور عسکری قیادت خصوصاً آرمی چیف کی سپورٹ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں یہاں واضح کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کا دفاع اور قومی خود مختاری ہر شے پر مقدّم ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اپنے وطن اور لوگوں کے دفاع کیلئے پاک فوج کی صلاحیت میں کمی نہ آئے۔

5۔ کمزوروں کا تحفظ:

اس حوالے سے میں چار پالیسی تجاویز کا ذکر کروں گا۔

(1) کم بجلی استعمال کرنے والے صارفین کے لیے سبسڈی:

بجلی کے صارفین میں تقریباً 75 فیصد ایسے ہیں جو ماہانہ 300 یونٹ سے کم بجلی استعمال کرتے ہیں۔حکومت ایسے صارفین کو لاگت سے بھی کم نرخوں پر بجلی فراہم کرے گی۔ اس کیلئے 200 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

(2) احساس:

حکومت نے غربت کے خاتمے کیلئے ایک نئی وزارت قائم کی ہے جو ملک میں سماجی تحفظ کے پروگرام بنائے گی اور اُن پر عملدرآمد کرے گی ۔احساس سے مدد حاصل کرنے والوں میں انتہائی غریب، یتیم، بیوائیں، بے گھر، معذور اور بے روزگار شامل ہیں۔

- ☆ دس لاکھ مستحق افراد کو صحت مند خوراک فراہم کرنے کیلئے ایک نئی راشن کارڈ سکیم شروع کی جا رہی ہے۔
- ☆ ماؤں اور نو زائیدہ بچوں کو خصوصی صحت مند خوراک مہیا کی جائے گی۔
- ☆ 80,000 مستحق لوگوں کو ہر مہینے بلا سود قرضے دیئے جائیں گے۔
- ☆ 60لاکھ خواتین کو اُن کے اپنے سیونگ اکاؤنٹ میں وظائف کی فراہمی اور موبائل فون تک رسائی۔
- ☆ 500 کفالت مراکز کے ذریعے خواتین اور بچوں کو فری آن لائن کورسز کی سہولت میسر کی جائے گی۔
- ☆ معذور افراد کو وہیل چیئر اور سننے کے آلات فراہم کیے جائیں گے۔
- ☆ تعلیم میں پیچھے رہ جانے والے اضلاع میں والدین کو بچے سکول بھیجنے کے لیے خصوصی ترغیبات دی جائیں گی۔
- ☆ عمر رسیدہ افراد کے لیے احساس گھر بنانے پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔
- ☆ احساس پروگرام کے تحت BISP کے ذریعے 57 لاکھ انتہائی غریب

گھرانوں کو 5 ہزار روپے فی سہ ماہی نقد امداد دی جاتی ہے جس کے لیے 110 ارب روپے کا بجٹ مقرر ہے۔ افراطِ زر کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے حکومت نے سہ ماہی وظیفے کو 5,000 روپے سے بڑھا کر 5,500 روپے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔غریبوں کی نشاندہی کرنے کے لیے سماجی اور معاشی data کو update کیا جا رہا ہے۔یہ کام مئی 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا اور اس دوران 3 کروڑ 20 لاکھ گھرانوں اور 20 کروڑ آبادی کا سروے کیا جائے گا۔ 50 اضلاع میں BISPسے مدد حاصل کرنے والے خاندانوں کے 32 لاکھ بچے 750 روپے فی سہ ماہی وظیفہ حاصل کرتے ہیں جس کا مقصد سکول چھوڑنے والے بچوں کی تعداد کم کرنا ہے۔اس پروگرام کو مزید 100 اضلاع تک توسیع دی جا رہی ہے اور بچیوں کے وظیفے کی رقم 750 روپے سے بڑھا کر 1000روپے کی جا رہی ہے۔

صحت سہولت:

اس پروگرام کے تحت غریبوں کو صحت کی انشورنس مہیا کی جاتی ہے۔مستحق افرادکوصحت کارڈ فراہم کئے جاتے ہیں جن سے وہ پورے پاکستان سے منتخب کردہ 270 ہسپتالوں میں سے کسی میں بھی 720,000 روپے سالانہ تک علاج کروا سکتے ہیں۔پہلے مرحلے میں پاکستان کے 42 اضلاع میں 32 لاکھ غریب خاندانوں کو یہ سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ اگلے مرحلے میں اس پروگرام کو ڈیڑھ کروڑ انتہائی غریب اور پسماندہ خاندانوں تک پھیلایا جائے گا۔ اس پروگرام کا اطلاق پاکستان کے تمام اضلاع بشمول ضلع تھرپارکر اور خیبر پختونخوا کے نئے اضلاع اور معذوروں اور ان کے خاندانوں پر ہوگا۔

انسانی ترقی:

آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں حکومت صحت، غذائیت، تعلیم، پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور حفظانِ صحت وغیرہ کے لیے 93 ارب روپے مختص کرے گی۔

سستے گھر:

کم آمدن افراد کو سستے گھر بنا کر دینے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ موسمی تبدیلی کی تلافی کرنے کے لیے billion tree Tsunami اور کلین اینڈ گرین پاکستان پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔

6۔افراطِ زر میں کمی

ہم کوشش کریں گے کہ قیمتوں میں کم سے کم اضافہ ہو۔لیکن اگر عالمی منڈیوں میں قیمتیں اوپر جانے کی وجہ سے ہمیں قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑے تو ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ صارفین کو ہر ممکن تحفظ دیا جائے۔ اس وجہ سے ہم نے کمزور طبقات کو سماجی تحفظ کی فراہمی کے لیے بجٹ مقرر کیا ہے۔ قیمتوں میں استحکام ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم مالیاتی پالیسی اور مانیٹری پالیسی کے ذریعے اور صوبائی حکومتوں کے تعاون سے انتظامی اقدامات کی بدولت قیمتوں میں اضافے کا مقابلہ کریں گے۔ اس حوالے سے حکومت 20-2019ء میں مندرجہ ذیل اقدامات کرے گی:۔

- ☆ بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے قرض حاصل کرنے سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔حکومت اب یہ سہولت استعمال نہیں کرے گی۔
- ☆ افراطِ زر کے لیے ہمارا وسط مدتی ہدف 5 سے 7 فیصد ہے۔

اس کے علاوہ ہم اچھی حکمرانی پر توجہ دیں گے اور بدعنوانی کے مقابلے کیلئے پرعزم ہیں۔ ہم اپنے اداروں کو خود مختاری دیں گے، اُن کی صلاحیت میں اضافہ کریں گے اور اُن کی قیادت کا انتخاب قابلیت کی بنیاد پر کریں گے۔
2019-20ء معیشت کے استحکام کا سال ہوگا۔ تبدیلی کا یہ مشکل مرحلہ ہم کم سے کم وقت میں پورا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ عوام پرمشکل فیصلوں کے اثرات کم سے کم ہوں۔

ترقیاتی بجٹ

جناب سپیکر!

9- اب میں ترقیاتی بجٹ پیش کرتا ہوں جس کے ذریعے معاشی ترقی میں مدد دینے والے Infrastructure کے بڑے منصوبوں کی تعمیر، معاشی ترقی، علاقائی ربط اور ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سال قومی ترقیاتی پروگرام کے لیے 1,863 ارب روپے رکھے گئے ہیں جن میں سے 951 ارب روپے وفاقی ترقیاتی پروگرام کیلئے رکھے گئے ہیں جبکہ موجودہ سال میں یہ بجٹ 500 ارب روپے تھا۔

10۔ ترقیاتی بجٹ کی ترجیحات میں پانی کا نظام، knowledge economy کا قیام، بجلی کی ترسیل وتقسیم بہتر بنانا، کم لاگت پن بجلی کی پیداوار، CPEC ، انسانی اور سماجی ترقی میں سرمایہ کاری اور متعلقہ شعبوں میں public private partnership شامل ہیں۔

11۔ ان میں درج ذیل اہم ہیں:۔

1- پانی

آبی وسائل کے بہتر استعمال کیلئے وفاقی ترقیاتی پروگرام کی بنیادی توجہ بڑے ڈیموں اور نکاسیٔ آب کے منصوبوں پر مرکوز ہے۔ اس غرض سے بجٹ میں 70 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ دیامر بھاشا ڈیم کے لیے زمین حاصل کرنے کے لیے 20 ارب روپے اور مہمند ڈیم ہائیڈل پاور کے لیے 15 ارب روپے تجویز کئے جا رہے ہیں۔

2- سڑک اور ریل

ان میں سے کچھ منصوبے چین پاکستان اقتصادی راہداری کا بھی حصہ ہے۔ اس غرض سے تقریباً 200 ارب روپے تجویز کئے گئے ہیں جن میں سے 156 ارب روپے نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے ذریعے خرچ کئے جائیں گے۔ ترقیاتی بجٹ میں جو اہم منصوبے شامل ہیں وہ یہ ہیں۔

☆ حویلیاں۔ تھاکوٹ سڑک کیلئے 24 ارب روپے۔
☆ برہان۔ ہکلا موٹر وے کے لیے 13 ارب روپے۔
☆ پشاور کراچی موٹر وے کے سکھر۔ ملتان سیکشن کے لیے 19 ارب روپے۔

اس کے علاوہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت سوات ایکسپریس وے کو چکدرہ سے باغ ڈھیری تک توسیع دی جائے گی، سمبڑیال۔کھاریاں موٹروے تعمیر کی جائے گی اور میانوالی تا مظفر گڑھ روڈ کو دو رویہ کیا جائے گا۔

3- توانائی

اس حوالے سے 80 ارب روپے تجویز کئے جا رہے ہیں۔ داسو ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کے لیے 55 ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔

4- انسانی ترقی

آئندہ سال کے بجٹ میں انسانی ترقی کیلئے 58 ارب روپے تجویز کئے جا رہے ہیں۔صحت، تعلیم، ترقیاتی اہداف کا حصول اور موسمی تبدیلی کے حوالے سے انتظامات ان اہم ترین ترجیحات میں شامل ہیں جن کے لیے سال 20-2019 ء میں فنڈز خرچ کئے جائیں گے۔اعلیٰ تعلیم کے لیے 43 ارب روپے کے ریکارڈ Funds رکھے گئے ہیں۔

5- زراعت

زراعت صوبائی محکمہ ہے اور اس شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔وفاقی ترقیاتی پروگرام میں اس مقصد کے لیے 12 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

6۔کوئٹہ کا ترقیاتی پیکیج:

بلوچستان کی ترقی کے لیے حکومت نے 10.4 ارب روپے سے ''کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکیج'' کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا ہے ۔ یہ رقم 30 ارب روپے کے پانی اور سڑکوں کے وفاقی منصوبوں کے علاوہ ہے۔

7۔کراچی کا ترقیاتی پیکیج:

کراچی کے 9 ترقیاتی منصوبوں کے لیے 45.5 ارب روپے فراہم کیے جا رہے

ہیں۔

روزگار کی فراہمی

جناب سپیکر!

12۔ روزگار پیدا کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔یہ نوجوانوں کا ملک ہے۔ روزگار تلاش کرنے والے نوجوان مرد عورتوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ہمیں اُن کی توقعات پر پورا اترنا ہو گا۔اس سلسلے میں اٹھائے گئے چند اقدامات یہ ہیں:

اپنا گھر

وزیراعظم کے 50لاکھ گھروں کی تعمیر کے پروگرام سے 28 صنعتوں کو فائدہ ہو گا اور بے روزگاروں کے لئے کام نکلے گا۔ اس مقصد کے لیے لاہور، کوئٹہ ، پشاور، اسلام آباد اور فیصل آباد میں زمین حاصل کرلی گئی ہے اور سرمایہ کاری کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔اب یہ سلسلہ ملک بھر میں پھیلے گا۔ اس سے کم آمدنی والے لوگوں کو چھت میسر آئے گی، معیشت کا پہیہ چلے گا، Related Infrastructure بنے گا اور بیرونی سرمایہ کاری آئے گی۔ پہلے مرحلے میں وزیراعظم نے راولپنڈی اور اسلام آباد میں 25000 اور بلوچستان میں 110,000 ہاؤسنگ Units کا افتتاح کیا ہے جس میں ماہی گیروں کے لیے کم قیمت ہاؤسنگ سہولیات بھی شامل ہیں۔

اپنا کام:

کامیاب جوان پروگرام کے تحت نیا کاروبار کرنے اور موجودہ کاروبار کو مزید پھیلانے کیلئے سستے قرضے دیئے جاتے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت 100 ارب روپے کے قرضے دیئے جائیں گے۔

صنعتی شعبے میں روزگار کے مواقع:

صنعتی شعبے میں روزگار کے مواقع بڑھانے کیلئے حکومت صنعتی شعبے کو بہت سی مراعات اور سبسڈی دے رہی ہے۔ ان میں مندرجہ ذیل اقدامات شامل ہیں:

☆ بجلی اور گیس کیلئے 40ارب روپے کی سبسڈی

☆ برآمدی شعبے کیلئے 40ارب کا پیکیج

☆ حکومت long term trade financing کی سہولت برقرار رکھے گی۔

زرعی شعبہ

13۔ اس سال زرعی شعبے میں4.4 فیصد کمی ہوئی ہے۔ زرعی شعبے کو اوپر اٹھانے کے لیے صوبائی حکومتوں سے مل کر280 ارب روپے کا پانچ سالہ پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔اس پروگرام کے چند اہم نکات یہ ہیں:

(1) پانی سے زیادہ پیداوار کیلئے پانی کا Infrastructure بنایا جائے گا جس میں پانی کی کفایت کے منصوبے بھی شامل ہوں گے۔ اس کے تحت 218 ارب کے منصوبوں پر کام ہو گا۔

(2) گندم، چاول، گنے اور کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافے کیلئے 44.8 ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

(3) مچھلی کے Potential سے استفادہ کرنے کیلئے کیکڑے اور ٹھنڈے پانی کی ٹراؤٹ کی فارمنگ کے منصوبوں کیلئے 9.3 ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

(4) چھوٹے اور درمیانے درجے کے کسانوں کیلئے گھریلو مرغ بانی اور بھینس کے بچے کو پالنے کی حوصلہ افزائی کیلئے 5.6 ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

(5) اس کے علاوہ بجٹ 2019-20 میں مندرجہ ذیل تجاویز شامل ہیں:

زرعی ٹیوب ویلوں کیلئے سبسڈی:

زرعی ٹیوب ویلوں کو Off-Peak hours میں5.35 فی یونٹ اور Peak hours میں10.35 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی مل رہی تھی۔یکم جنوری 2019ء سے حکومت نے 5.35 روپے فی یونٹ کا flat-Rate کر دیا ہے جو دونوں peak hours اور off-peak hours پر لاگو ہوگااور جس کیلئے 30 ارب سالانہ سبسڈی دی جائے گی۔ بلوچستان کے کسانوں کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے 40:60 کے تناسب سے مشترکہ سکیم شروع کی ہے جس کے تحت کسان سے صرف 10,000 روپے مہینہ بل وصول کیا جاتا ہے اور 75000 روپے تک کا اضافی بل دونوں حکومتیں اٹھا رہی ہیں۔

Crop loan انشورنس:

چھوٹے کسان کیلئے فصل خراب ہونے کی صورت میں نقصان کی تلافی کے لیے انشورنس سکیم مہیا کی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے بجٹ 2019-20ء میں 2.5 ارب روپے رکھنے کی تجویز ہے۔

سرکاری اداروں کی اصلاح

14- ہر سال ہمارے حکومتی اداروں میں زبردست گھاٹا پڑتا ہے اور یہ نقصان معیشت کی پیداواری صلاحیت، جدت طرازی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں رکاوٹ ہے۔آنے والے برسوں میں یہ شعبہ حکومت کے اصلاحی پروگرام کا اہم جزو ہو گا۔اس سلسلے میں Corporatization، پرائیویٹائزیشن اور Restructuring پر مبنی ایک تفصیلی پروگرام پیش کیا جائے گا۔اس سال

LNG سے چلنے والے دو بجلی گھروں اور چند چھوٹے اداروں کی نجکاری کی جائے گی جس سے 2ارب ڈالر حاصل ہوں گے۔ پاکستان سٹیل ملز کو چلانے کیلئے بیرونی سرمایہ کاروں سے رابطے کئے گئے ہیں اور موبائل فون کے لائسنس سے 1ارب ڈالر تک متوقع ہیں۔

توانائی کے شعبے میں اصلاحات:

جناب سپیکر!

15- اس وقت بجلی کا گردشی قرضہ 1.6 کھرب روپے ہے۔ اسی طرح گیس کا گردشی قرضہ 150ارب روپے ہے۔ گردشی قرضہ بلوں کی وصولی نہ ہونے اور ترسیل و تقسیم کے دوران ضائع ہونے والی توانائی کی بنا پر جمع ہوتا ہے۔ گردشی قرضے کی وجہ سے حکومت مہنگا قرض لے کر ان inefficient companies کو چلانے پر مجبور ہوتی ہے۔اس مسئلے کے حل کے لیے موجودہ حکومت نے کئی ایک اقدامات کئے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

1- بجلی اور گیس کے ٹیرف پر نظرثانی کی گئی تاکہ صارف پر اس کا اثر کم سے کم ہو۔

2- بجلی کے بل ادا نہ کرنے اور بجلی چوری کرنے والوں کے خلاف ایک منظّم مہم شروع کی گئی جس کی بدولت پچھلے 6ماہ میں 80 ارب روپے کی وصولیاں کی گئیں۔

3۔ تقریباً 3 ہزار میگا واٹ بجلی کی ترسیل میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے ذریعے 80 فیصد Feeders پر لوڈ شیڈنگ ختم کر دی گئی۔

4۔ مالی مشکلات دور کرنے کے لیے حکومت سبسڈی کے بقایاجات کی ادائیگی کر رہی ہے۔

16- اوپر بیان کئے گئے اقدامات کی بدولت گردشی قرضے میں اضافہ 38 ارب ماہانہ سے کم ہو کر 24 ارب تک آ گیا ہے۔ اگلے چوبیس ماہ میں ایسے مزید اقدامات سے گردشی قرضے کو مکمل طور پر ختم

کرنے کی کوشش کی جائے گی جس کی بدولت توانائی کا نظام یکسر بدل جائے گا۔

خیبر پختونخوا میں ضم ہونے والے اضلاع۔

17۔ وفاقی حکومت ہم خیبر پختونخوا میں نئے شامل ہونے والے قبائلی اضلاع کے جاری اور ترقیاتی اخراجات کیلئے 152ارب روپے فراہم کرے گی۔ اس میں 10 سالہ ترقیاتی منصوبہ بھی شامل ہے جس کیلئے وفاقی حکومت 48 ارب روپے دے گی۔ یہ دس سالہ پیکیج ایک کھرب روپے کا حصہ ہے جو وفاقی اور صوبائی حکومتیں مہیا کریں گی۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری:

18۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری ہماری مستقل ترجیح ہے۔ CPEC کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اس میں نئے شعبے شامل کیے گئے ہیں جن میں اقتصادی ترقی، زراعت اور خصوصی اکنامک زونز بنانے کے ذریعے صنعتی ترقی کا حصول شامل ہیں۔ ریلوے کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے ML-1 منصوبے کے لیے رقوم مختص کی گئی ہیں۔

Anti Money Laundring

19۔ منی لانڈرنگ ایک لعنت ہے۔ اس سے ملک کی بدنامی ہوتی ہے اور معاشی نقصان بھی ہوتا ہے۔ trade-based money laundring کے خاتمے کے لیے ایک بالکل نیا نظام تجویز کیا جا رہا ہے۔

اداروں کی صلاحیت میں اضافہ

20۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کو افراطِ زر کو قابو میں رکھنے کے لیے مانیٹری پالیسی بنانے میں وسیع تر خودمختاری دی جارہی ہے۔

21۔ treasury single account بنایا گیا ہے اور حکومت رقوم کمرشل بنک اکاؤنٹ میں رکھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

سرکاری ملازمین کے لیے ریلیف:

22۔ وفاقی حکومت کے ملازمین اور پنشرز کے لیے درج ذیل ریلیف اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔

☆ سول حکومت کے گریڈ 1 سے 16 تک کے ملازمین اور افواج پاکستان کے تمام ملازمین کو 2017 کے BPS کے مطابق running basic pay پر 10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دیا جائے گا۔

☆ گریڈ 17 سے 20 تک کے سول ملازمین کو 5 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دیا جائے گا۔

☆ گریڈ 21 اور22 کے سول ملازمین کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا کیونکہ انہوں نے ملکی معاشی صورتحال میں بہتری کی خاطر یہ قربانی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ وفاقی حکومت کے تمام سول اور فوجی پنشنرز کی net pension میں 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔

☆ معذور ملازمین کا special conveyance allowance 1000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 2000 روپے ماہانہ کیا جار ہا ہے۔

☆ وزراء ، وزرائے مملکت ، پارلیمانی سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری اور جوائنٹ سیکرٹری کے ساتھ کام کرنے والے سپیشل پرائیویٹ سیکرٹری، پرائیویٹ سیکرٹری اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی سپیشل تنخواہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

☆ اس کے علاوہ کم از کم اجرت بڑھا کر 17,500 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے۔

مالی سال 20-2019ء کے بجٹ تخمینے:

جناب سپیکر!

23۔ اب میں مالی سال 19-2018 ء کے لیے بجٹ تخمینے پیش کرنا چاہوں گا۔

(1) مالی سال 20-2019ء کے لیے بجٹ تخمینہ 7,022 ارب روپے ہے جو کہ جاری مالی سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ 5,385 ارب روپے کے مقابلے میں 30 فیصد زیادہ ہے۔

(2) مالی سال 20-2019ء کے لیے وفاقی آمدنی کا تخمینہ 6,717 ارب روپے ہے جو کہ 19-2018ء کے 5,661 ارب روپے کے مقابلے میں 19 فیصد زیادہ ہے۔

(3) FBR کے ذریعے 5,555 ارب آمدن متوقع ہے جس کے مطابق Tax to GDP Ratio 12.6 فیصد ہے۔

(4) وفاقی Revenue Collection میں سے 3,255 ارب روپے ساتویں N.F.C ایوارڈ کے تحت صوبوں کو جائیں گے جو کہ موجودہ سال کے 2,465 ارب روپے کے مقابلے میں 32 فیصد زیادہ ہیں۔

(5) مالی سال 20-2019ء کے لیے Net Federal reveues کی مد میں 3,462 ارب روپے کا تخمینہ ہے جو کہ جاری مالی سال کے 3,070 ارب روپے کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ ہیں۔

(6) اس طرح وفاقی بجٹ خسارہ 3,560 ارب روپے ہوگا۔

(7) مالی سال 20-2019ء کے لیے صوبائی Surplus کا تخمینہ 423 ارب روپے

ہے۔

(8) مالی سال 2019-20ء کے لیے مجموعی مالی خسارہ 3,137 ارب یا GDP کے 7.1 فیصد ہوگا جو کہ 2018-19 کے مالی سال میں GDP کے 7.2 فیصد پر تھا۔

حصہ دوم

اختتامی کلمات

حکومت ملک کو مالیاتی مشکلات سے نکالنے کی پوری کوشش کر رہی ہے جبکہ یہ مشکل کسی اور کی لائی ہوئی ہے۔ ایک آسان راستہ تو یہ بھی تھا کہ ہر مقامی اور بین الاقوامی ذریعے سے بہت سا قرضہ پکڑ لیا جاتا۔ مگر حکومت جلد بازی کے حل نہیں چاہتی۔ بلکہ ہم نے ملک کی خاطر مشکل راہ کا انتخاب کیا ہے۔جیسا کہ پہلے کہا گیا ہم نے مالی انتظام کے ہر شعبے جیسے Macro Policy Reform سے لے کر Business flow تک اور قرض کی وسط مدتی پالیسی تک ہر معاملے کا احاطہ کیا ہے۔ پہلا ایک آدھ سال سخت ہو گا مگر پھر پائیدار بنیادوں پر ہماری محنت کا پھل ملنا شروع ہو جائے گا جس کا فائدہ سب لوگوں کو ہو گا۔جیسا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا ہے: ’’یقین، نظم اور کام کی لگن کے ساتھ ایسا کچھ نہیں جو آپ حاصل نہ کر سکیں،،

☆☆☆